|  |  |
| --- | --- |
| کہتی تھی یہ ماں خون بھری میت سے لپٹ کر | ہائے ہائے علی اکبر، ہائے ہائے علی اکبر |
| ارمان تھا پہناؤں گی پوشاک شاہانی  افسوس کہ راس آئی نہ تجھ کو یہ جوانی  کیسا تھا مقدر | اتنا تو ذرا ٹھہرو تمہیں دولہا بنا لوں  بس ایک جھلک سہرے کی صغری کو دکھا لوں  بے چین تھی خواہر |
| اٹھارہ برس پال کے پروان چڑھایا  وہ گیسوؤں والا ہے میرا خون میں نہایا  یہ کیا ہوا دلبر | ماں تیری جدائی میں بھلا کیسے جیئے گی  مرجائے گی صغری جو خبر تیری سنے گی  اب کیا کروں جی کر |
| کرتی تھی زیارت میں پیمبر کی تجھی سے  اب گھر میں کسے دوں گی میں تشبیہ نبی سے  ہم شکل پیمبر | ٹھہرو کہ میں اٹھارویں منت تو بڑھا دوں  پھر لے کے بلائیں تجھے جینے کی دعا دوں  صدقے ہو یہ مادر |
| پہلے تو اک آواز پہ اٹھ جاتے تھے بیٹا  اب اتنی صداؤں پہ بھی پہلو نہیں بدلا  کیا ہو گیا دلبر | تم ہچکیاں لے لے کے جو دم توڑ رہے ہو  منہ ماں سے ہمیشہ کے لیے موڑ رہے ہو  کیوں روٹھے ہو دلبر |
| آئیں جو ہمیں لوٹنے خیمے میں ستم گر  ماں دے گی صدائیں علی اکبر علی اکبر  چھن جائے گی چادر | جب کوئی جواں لاش نظر آتی ہے محشر  اک یاد سوئے کربوبلا جاتی ہے محشر  دل روتا ہے کہہ کر |